السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا کسی انسان کے لیے مردہ جانور کو بیچنا اور اس کی قیمت وصول کرنا جائز ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مردہ جانور حرام ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

حُرِّمَت عَلَيكُمُ المَيتَةُ ۳ ... سورة المائدة

"تم پر مرا ہوا (مردار) جانور حرام کر دیا گیا ہے۔"

اور جب یہ حرام ہے تو اس کی خرید وفروخت اور اس کی قیمت بھی حرام ہے۔ کسی بھی انسان کے لیے اس کا کھانا حرام ہے سوائے اس کے کہ حالت اضطرار ہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورہ مائدہ میں حرام اشیاء کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا ہے:

فَمَنِ اضطُرَّ فى مَخمَصَةٍ غَيرَ مُتَجانِفٍ لِإِثمٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَفورٌ رَحيمٌ ۳ ... سورة المائدة

"ہاں جو شخص بھوک میں ناچار ہو جائے (بشرطیکہ) گناہ کی طرف مائل نہ ہو تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔"

لیکن اس سے ٹڈی اور مچھلی مستثنیٰ ہیں کہ ان کی بیع میں کوئی حرج نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مچھلی اور ٹڈی کو حلال قرار دیا ہے خواہ وہ زندہ ہو یا مردہ کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

أُحِلَّ لَكُم صَيدُ البَحرِ وَطَعامُهُ مَتـٰعًا لَكُم وَلِلسَّيّارَةِ ۹۶ ... سورة المائدة

"تمہارے لیے دریا (کی چیزوں) کا شکار اور ان کا کھانا حلال کر دیا گیا ہے۔ (یعنی) تمہارے اور مسافروں کے فائدہ کے لیے۔"

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سمندر کے بارے میں فرمایا ہے:

(ہو الطهور ماوه الحل ميتة) (سنن ابی داود' الطهارة' باب الوضوء بماالبحر' ح: 83 وجامع الترمذي' ح: 69 وسنن النسائی' ح: 59 وسنن ابن ماجه' ح: 386)

"اس کا پانی پاک اور اس کا مردہ جانور حلال ہے۔"

نیز آپ نے یہ بھی فرمایا ہے:

(احلت لنا ميتتان ودمان' فاما الميتتان فالحوت والجراد' واما الدمان' فالكبد والطحال) (سنن ابن ماجه' الاطعمة' باب الكبد والطحال' ح: 3314 ومسند احمد: 2/97)

"ہمارے لیے دو مردے اور دو خون حلال کر دیئے گئے ہیں، مُردوں سے مراد مچھلی اور ٹڈی اور خونوں سے مراد جگر اور تلی ہے۔"

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتوی

فتوی کمیٹی